رنگ ونسل

شاہ بلیغ الدین رحمۃ اللہ علیہ

مدینۃ النبی کے ایک گھر میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بیٹھے ہو تھے...... سلمانِ فارسی، صہیب رومی اور بلالِ حبشی! (رضی اللہ عنہم) تینوں جلیل القدر صحابی تھے۔ تینوں غلام رہے، عہدِ جاہلیت میں دمڑی برابر اُن کی عزت نہ تھی لیکن اسلام کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے اُنھیں بڑی عزت ومنزلت عطا فرمائی۔

سیدنا بلال رضی اللہ عنہ بارگاہِ نبوی کے مؤذن تھے۔ غنیمت کے افسر تھے، آستانۂ نبوی کے منتظم تھے۔ تاجدارِ حرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وزیرِ مہمانداری تھے۔ یوم الفرقان میں شرکت کی، بیعتِ رضوان کی سعادت حاصل کی، تمام مشاہدات میں حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہنے کا شرف حاصل کیا۔ خلیفۃ الرسل صدیقِ اکبر رضی اللہ علیہ کے مشیر اور امیر المؤمنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے وزیر بنے۔

دوسرے بزرگ صہیب رومی رضی اللہ عنہ بدری صحابہ میں شامل ہیں، بیعتِ رضوان میں شریک تھے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ انھوں نے پڑھائی۔ امیر المؤمنین سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد تین دن ملّتِ اسلامیہ کے امام اور عارضی سربراہِ مملکت رہے۔ جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔

تیسرے زعیم حضرت سلمان فارسی آگ کو پوجنے والے تھے پھر عیسائی بنے اور اللہ نے توفیق دی تو اسلام لے آئے۔ پہلی بار غزوۂ خندق میں شریک ہوئے اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

''یہ میرے اہلِ بیت میں سے ہیں''۔

یوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اہلِ بیت میں شامل ہوگئے۔ علم وحکمت میں لقمان حکیم کے برابر سمجھے جاتے تھے۔ راتوں کو دیر تک حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں باریاب رہتے تھے۔ امیر المؤمنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں اُنھیں مدائن کا گورنر بنایا تھا۔

ان تینوں کے علاوہ اس وقت وہاں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ ہجرت سے پہلے وہ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں پر ایمان لے آئے۔ جن چند کم عمر صحابۂ کرام کی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے خصوصی تربیت فرمائی اُن میں شامل تھے۔ حافظِ کلام اللہ تھے اور پورا قرآن نبی الحرمین کی زبانِ مبارک سے سن کر حفظ کیا تھا۔ مکہ فتح ہوا تو اللہ کے رسول نے اُنھیں اہالیانِ مکہ کی تعلیم وتربیت کے لیے مقرر فرمایا۔ دیر سے نماز میں شامل ہونے والے، نماز کی تکمیل اُنھی کے بتائے ہوئے طریقے پر کرتے ہیں۔ اسلامی مملکت کے سب سے بڑے صوبے یمن

میں قاضی بھی رہے اور گورنر بھی! فقہ اسلام کے اصول اُنھی کے بتائے ہوئے ہیں۔ قیاس کی ابتدا کرنے والے وہی تھی۔ بدری صحابہ میں شامل رہے اور بیعت رضوان کی سعادت بھی حاصل کی جو جنتی ہونے کی ایک کھلی نشانی ہے۔

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے وزیر ومشیر رہے۔ کنز العمال میں ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے مجلسِ شوریٰ کا باضابطہ انعقاد کیا تو اس کے رکن بنائے گئے۔ دورِ فاروقی میں جامع حمص میں قرآن وحدیث کا درس دیا کرتے تھے جس کی بڑی شہرت تھی۔

ان سب کی موجودگی میں قیس بن مُطاطیہ وہاں آیا۔ یہ شخص نام کا مسلمان تھا۔ اس منافق نے کہا کہ:

''انصار نے محمد عربی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مدد کی ٹھیک کیا۔ یہ بھی عرب وہ بھی عرب لیکن مجھے سمجھ میں نہیں آتا کہ بلال جو حبشی ہیں، صہیب جو رومی ہیں اور سلمان جو فارس کے رہنے والے ہیں، ایک عرب کے پیرو اور گرویدہ کیوں ہو گئے ہیں''؟

قیس بن مُطاطیہ جیسے لوگوں ہی کا ذکر سورۂ منافقون میں آیا ہے۔ منافق دوزخی ہوتے ہیں۔ منافقوں سے اللہ تعالیٰ ہم کو محفوظ رکھے۔ دورِ نبوی کا سب سے بڑا فتنہ وہی تھے اور دورِ خلفاءِ راشدین کا سب سے بڑا فتنہ بھی وہی تھی۔ آج بھی عالمِ اسلام کے لیے سب سے بڑا فتنہ یہ منافق ہی ہیں۔ یہ دودلے بظاہر مسلمان نظر آتے ہیں لیکن آستین کے سانپ ہوتے ہیں۔

حضرت مُعاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اس فتنہ پرور اور اسلام کو قومیتوں میں بانٹنے والے دوست نما دشمن کو گریبان سے پکڑا پھر اس مکان سے گھسیٹتے ہوئے خدمتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں لے گئے اور تمام تفصیل نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہہ سنائی۔

ابنِ شہاب زہری کی روایت ہے کہ قیس بن مطاطیہ کا کہا ہوا سن کر اللہ کے رسول کا چہرہ تمتما اٹھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جس حال میں تھے اٹھے۔ چادر زمین جھاڑتی جا رہی تھی اسے بھی نہ اٹھایا۔ مسجدِ نبی میں پہنچ کر حکم دیا کہ: ''الصلوٰۃ جَامِعۃٌ'' کا نعرہ لگاؤ۔ لوگ یہ نعرہ سن کر دوڑے دوڑے آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا کہ:

لوگو! یاد رکھو کہ تمھارا رب ایک ہے، ماں باپ یعنی آدم وحوا ایک ہیں، دین بھی ایک ہے، عربیت کسی کو ماں کے پیٹ سے نہیں ملتی۔ یہ زبان جو بھی بولے وہ عرب ہے...... اسلام رنگ ونسل، زبان وبیان اور قومیتوں کے بتوں کو توڑنے کے لیے آیا ہے۔ وہ گورے اور کالے، عربی عجمی میں کوئی فرق نہیں کرتا، اسلام میں کوئی فرزندِ زمین نہیں۔ نومسلم اور پشتینی مسلمان سب برابر ہیں۔ فرق پیدا کرنے والے منافق ہوتے ہیں!

(مطبوعہ: طوبیٰ)